itsurdu.blogspot.com

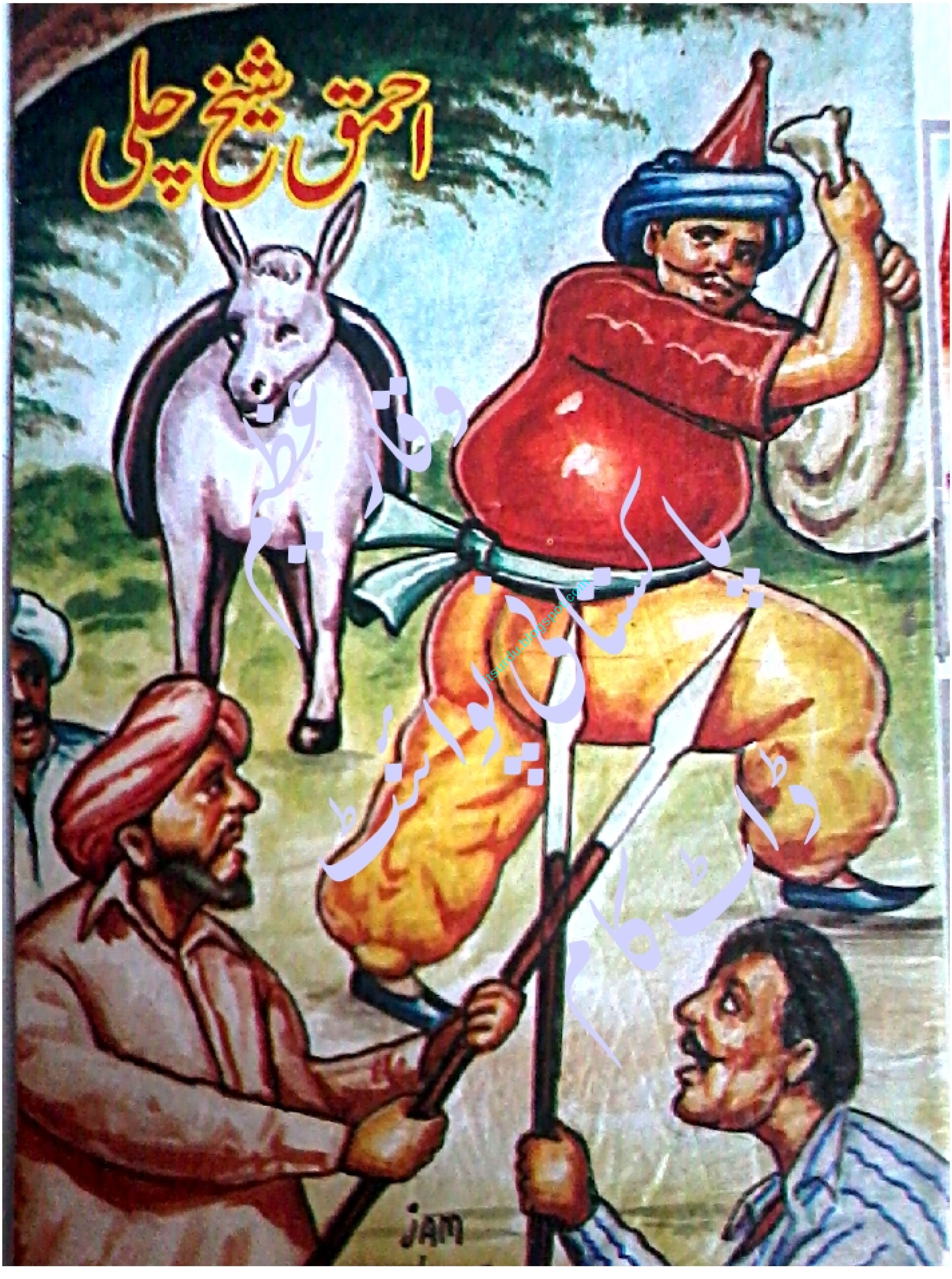

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

بچوں کے لئے شیخ چلی کی حماقتوں بھری انتہائی دلچسپ کہانی

احمق شیخ چلی

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

وقار عظیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام
WAQAR AZEEM pakistanipoint.com
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

"بس کرو اماں۔ خدا کے لئے بس کرو۔ آج مار مار کر کیا تم میری ہڈیاں توڑ دو گی۔ ہائے۔ بس کرو۔ ہائے میں مر گیا۔ اماں"۔ شیخ چلی بری طرح سے چیخ رہا تھا لیکن اس کی بوڑھی ماں کو اس کے چیخنے چلانے اور رونے کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

شیخ چلی کی بوڑھی ماں کے ہاتھ میں لکڑی کی مضبوط چھڑی تھی جس سے وہ شیخ چلی کی پٹائی کر رہی تھی اور شیخ چلی مار سے بچنے کے لئے چیختا چلاتا ہوا پاگلوں کی طرح ادھر ادھر بھاگتا پھر رہا تھا لیکن شیخ چلی کی بوڑھی ماں لپک کر اسے پکڑ لیتی تھی اور پھر وہ نہایت غصے سے شیخ چلی کو چھڑی سے مارنا شروع کر دیتی اور شیخ چلی کو اپنی ہڈیاں کڑکتی ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

"نہیں چھوڑوں گی میں تمہیں نامراد۔ تم نے تو میری ناک میں دم کر کے رکھ دیا ہے۔ تمہاری روز روز کی شرارتوں اور جھوٹ بولنے کی عادت سے میں تنگ آ گئی ہوں۔ غضب خدا کا میں نے تمہیں صبح دس سکے دیئے تھے کہ جا کر بازار سے دال چاول اور آٹا لے آؤ اور تم نے دس کے دس سکے کہیں گرا دیئے۔ کہاں گرائے ہیں سکے بولو۔ نہیں تو میں مار مار کر تمہیں ادھ موا کر دوں گی۔ میں دن رات ایک کر کے چوہدری نواز کے گھر کام کاج کرتی ہوں تاکہ تمہارا اور اپنا پیٹ بھرنے کا انتظام کر سکوں اور تم نے ایک ہی دن میں دس سکے گنوا دیئے ہیں۔ بولو کہاں ہیں سکے۔ کہاں گم کئے ہیں تم نے۔ جلدی بولو"۔ شیخ چلی کی بوڑھی ماں نے اسے مارتے ہوئے اور مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"سکے میری جیب میں تھے اماں۔ راستے میں جاتے ہوئے نجانے کہاں گر گئے ہیں۔ میں نے انہیں بے حد تلاش کیا لیکن مجھے سکے کہیں نہیں ملے تھے"۔ شیخ چلی نے روتے ہوئے کہا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

''جھوٹ۔ سراسر جھوٹ۔ تم نے وہ سکے گم نہیں کئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تم نے سارے سکے اپنے آوارہ دوستوں کے ساتھ مل کر کھا پی لئے ہوں گے۔ بولو۔ سچ کیا ہے۔ بولو''۔ شیخ چلی کی بوڑھی ماں نے کہا اور ایک بار پھر وہ شیخ چلی کو چھڑی سے پیٹنے لگی۔ شیخ چلی مار کھاتا ہوا بری طرح سے چیخ رہا تھا۔ اسے مار کھاتے اور اس طرح چیختے چلاتے دیکھ کر شیخ چلی کا گدھا گلو بے حد خوش ہو رہا تھا۔ کیونکہ یہ وہی چھڑی تھی جس سے شیخ چلی گلو کو ہانکنے کے لئے اس کی پٹائی کرتا تھا۔

''مجھ سے قسم لے لو اماں۔ میں نے سکوں سے اور کچھ نہیں خریدا۔ سکے میری جیب میں تھے جو نجانے کیسے گر گئے''۔ شیخ چلی نے کہا۔

''میں کچھ نہیں جانتی۔ اگر وہ سکے کہیں گرے ہیں تو جاؤ۔ ابھی جاؤ اور انہیں ڈھونڈ کر لاؤ۔ جب تک تم دس سکے ڈھونڈ کر نہیں لاؤ گے گھر مت آنا اور اگر تم خالی ہاتھ گھر آئے تو میں آج سچ مچ تمہاری ٹانگیں توڑ دوں گی۔ جاؤ۔ فوراً جاؤ۔ آج مجھے یا تو دس سکے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

واپس لا کر دو یا پھر میں نے تمہیں جو سامان لانے کے لئے کہا تھا وہ سب سامان لا کر مجھے دو"۔ شیخ چلی کی بوڑھی ماں نے اسے زور زور سے چھڑی مارتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اماں۔ میں جاتا ہوں۔ ابھی جاتا ہوں۔ خدا کے لئے مجھے مارنا تو بند کرو۔ میں جیسے بھی ہو ان سکوں کو ڈھونڈ کر لاؤں گا"۔ شیخ چلی نے کہا تو شیخ چلی کی بوڑھی ماں ہانپتی ہوئی پیچھے ہٹ گئی۔

"جاؤ۔ ابھی جاؤ۔ اور یاد رکھنا مجھے اپنی منحوس شکل تب دکھانا جب تم دس سکے ڈھونڈ لو یا آٹا، دال اور چاول تمہارے پاس ہوں"۔ شیخ چلی کی بوڑھی ماں نے اسے غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو شیخ چلی تیزی سے اٹھ کر اپنے گدھے کی طرف بھاگا اور پھر اسے کھول کر وہ اپنی بوڑھی ماں کی طرف خوف بھری نظروں سے دیکھتا ہوا گھر سے باہر نکلتا چلا گیا کہ کہیں پھر اس کی بوڑھی ماں چھڑی لے کر اسے مارنا نہ شروع کر دے۔

"آج کا تو دن ہی خراب ہے گلو۔ اماں نے صبح

itsurdu.blogspot.com
WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

itsurdu.blogspot.com

صبح ناشتہ کرائے بغیر مجھے بازار سے سودا لانے بھیج دیا تھا اور راستے میں نجانے دس سکے کب میری جیب سے گر گئے جس کا مجھے پتہ ہی نہیں چلا تھا۔ مجھ سے غلطی ہوئی جو میں نے واپس آ کر اماں کو سکوں کے گم ہونے کا بتا دیا اور میری شامت آ گئی تھی۔ مجھے چاہیئے تھا کہ میں رات کو جب اماں سو جاتی تب گھر آتا اور صبح اس کے جاگنے سے پہلے نکل جاتا۔ دو چار دن جب میرا اور اماں کا آمنا سامنا نہ ہوتا تو معاملہ ٹل جاتا''۔ شیخ چلی نے گدھے کی رسی پکڑ کر اسے اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے بڑے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

''اب میں کیا کروں۔ اماں نے تو مجھے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ میں اس وقت تک گھر نہ آؤں جب تک میں دس سکے ڈھونڈ کر نہیں لے آتا۔ اگر میں دس سکے لے کر گھر نہ گیا تو اماں جو بے حد غصے میں ہے آج میری ٹانگیں ضرور توڑ دے گی۔ اگر میری ٹانگیں ٹوٹ گئیں تو میں کیسے چلوں گا۔ کیسے دوڑوں گا اور سنا ہے کہ لنگڑے لولے آدمیوں کی شادیاں ہی نہیں ہوتیں جبکہ مجھے تو کسی ملک کی امیر اور خوبصورت

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

ترین شہزادی سے شادی کرنی ہے۔ اگر میں لنگڑا ہو گیا تو مجھے شہزادی تو کیا گاؤں کی کوئی کالی بھوتنی بھی نہیں ملے گی جو مجھ سے شادی کے لئے راضی ہو سکے"۔ شیخ چلی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ وہ مگو کے ساتھ ان راستوں سے گزرتا جا رہا تھا جن راستوں سے وہ صبح اپنی بوڑھی ماں سے دس سکے لے کر سودا سلف لینے کے لئے نکلا تھا۔ وہ آگے بڑھتے ہوئے غور سے زمین پر دیکھ رہا تھا کہ شاید اسے کہیں اپنی جیب سے گرے ہوئے سکے دکھائی دے جائیں۔

"ہونہہ۔ لگتا ہے میری جیب سے جو سکے گرے تھے وہ کسی اور کے ہاتھ آ گئے ہیں اور یہ گاؤں تو ویسے ہی چوروں کا گاؤں ہے۔ بھلا کون مانے گا کہ میرے سکے کس نے اٹھائے ہیں"۔ شیخ چلی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ سکے نہ ملنے کی وجہ سے وہ بے حد پریشان ہو گیا تھا کہ وہ خالی ہاتھ گھر گیا تو ایک بار پھر اس کی بوڑھی ماں کے ہاتھوں اس کی شامت آ جائے گی۔

شیخ چلی کو جب اپنے سکے کہیں نہ ملے تو اس نے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

گھر نہ جانے کا فیصلہ کر لیا اور گدھے کے ساتھ جنگل کی طرف چل پڑا۔ جنگل میں جا کر وہ اس راستے کی طرف ہو لیا جو نہر کی جانب جاتا تھا۔ ابھی وہ نہر کی طرف جا ہی رہا تھا کہ اچانک درختوں کے پیچھے سے تین افراد نکل کر اس کے سامنے آ گئے۔ تینوں دیہاتی معلوم ہو رہے تھے۔ ان میں ایک بوڑھا دیہاتی تھا۔ جس کی داڑھی بھی تھی۔ ایک ادھیڑ عمر اور ایک نوجوان تھا۔ ان تینوں کی شکلیں آپس میں بے حد ملتی جلتی دکھائی دے رہی تھیں۔ ان تینوں کے ہاتھوں میں نیزے تھے۔ وہ تینوں درختوں کے پیچھے سے نکل کر شیخ چلی کے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے۔ انہیں اس طرح اپنے سامنے دیکھ کر شیخ چلی ڈر گیا۔

"رک جاؤ"۔ داڑھی والے نیزہ بردار نے شیخ چلی کی طرف دیکھتے ہوئے بے حد سخت لہجے میں کہا۔

"کون ہو تم اور میرا راستہ کیوں روک رہے ہو"۔ شیخ چلی نے ان کی طرف خوف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیا نام ہے تمہارا"۔ داڑھی والے شخص نے اس

itsurdu.blogspot.com
WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

itsurdu.blogspot.com

کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں شیخ چلی ہوں''۔ شیخ چلی نے ان کی جانب خوف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کہاں جا رہے ہو''۔ نوجوان نے کڑک کر پوچھا۔

''میں جنگل کی سیر کرنے آیا ہوں۔ مگر تم کون ہو۔ تم ہمارے گاؤں کے تو نہیں لگتے۔ کیا کسی دوسرے گاؤں سے آئے ہو''۔ شیخ چلی نے اپنے خوف پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہم دور کے ایک گاؤں سے آئے ہیں۔ اس جنگل سے گزرتے ہوئے ہمارا خچر ہلاک ہو گیا تھا۔ ہمارے پاس ایک تھیلا ہے جسے ہم خچر پر لاد کر لے جا رہے تھے۔ تھیلا بھاری ہے۔ ہم کسی سواری کا انتظار کر رہے تھے۔ کیا تم اپنے گدھے پر ہمارا سامان لاد کر لے جا سکتے ہو''۔ بوڑھے نے کہا۔

''اگر میں تمہارا سامان لادوں گا تو کیا تم مجھے اس کی اجرت دو گے''۔ شیخ چلی نے کچھ سوچ کر پوچھا۔

''ہاں۔ ہم تمہیں دو ٹکے دیں گے''۔ ادھیڑ عمر نے کہا تو شیخ چلی کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

"ٹھیک ہے۔ کہاں ہے تمہارا سامان۔ میں اسے اٹھا کر اپنے گدھے پر لاد لیتا ہوں"۔ شیخ چلی نے کہا تو بوڑھے نے نوجوان کو اشارہ کیا تو نوجوان نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس نے شیخ چلی کو اشارے سے اپنے پیچھے آنے کا کہا اور اسے لئے ایک بڑے تنے والے ایک درخت کے پاس آ گیا۔

"یہ تھیلا ہے۔ اسے اٹھا کر اپنے گدھے پر لاد لو"۔ نوجوان نے کہا تو شیخ چلی نے دیکھا درخت کے پیچھے تنے کے ساتھ ایک بڑا سا تھیلا رکھا ہوا تھا جو کسی سامان سے بھرا ہوا تھا۔ تھیلے کا منہ بند تھا اور تھیلا کافی بھاری معلوم ہو رہا تھا۔ شیخ چلی نے سر ہلا کر تھیلے کا منہ پکڑا اور اسے ایک جھٹکے سے اٹھا لیا۔ تھیلا واقعی بے حد بھاری تھا۔ اسے اٹھاتے ہوئے شیخ چلی کی کمر جھکی جا رہی تھی۔

"بڑا بھاری ہے۔ کیا ہے اس تھیلے میں"۔ شیخ چلی نے پوچھا۔

"جو بھی ہے تمہیں اس سے کیا۔ تم تھیلا لے جا کر گدھے پر لادو"۔ نوجوان نے کہا تو شیخ چلی نے

itsurdu.blogspot.com
WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

itsurdu.blogspot.com

اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ لڑکھڑاتے قدموں سے تھیلا اٹھائے اپنے گدھے کی جانب بڑھا۔

''احتیاط سے اس میں ہمارا خزانہ......'' نوجوان نے غصے سے کہا اور پھر خزانے کا نام لیتے ہی اس نے اپنا منہ بند کر لیا جیسے غلطی سے اس کے منہ سے خزانے کے بارے میں کچھ نکلنے لگا ہو۔ خزانے کا سن کر شیخ چلی بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا کہا۔ اس تھیلے میں خزانہ ہے''۔ شیخ چلی نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''نہیں نہیں۔ اس میں کوئی خزانہ نہیں ہے۔ چلو جلدی کرو اور اسے گدھے پر لادو۔ ابھی ہمیں بہت دور جانا ہے''۔ نوجوان نے کہا اور تیزی سے چلتا ہوا اپنے بوڑھے ساتھی کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا پھر وہ دونوں شیخ چلی کی جانب تیز نظروں سے دیکھنے لگے۔ جو تھیلا اٹھائے یوں پلٹ کر دیکھ رہا تھا جیسے وہ تھیلا لے کر بھاگ جانے کا ارادہ کر رہا ہو۔

''دیکھو۔ وہ کہیں تھیلا لے کر بھاگ نہ جائے''۔ ادھیڑ عمر نے کہا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

''نہیں۔ یہ بھاگا تو میں اسے نیزہ مار کر ہلاک کر دوں گا''۔ نوجوان نے کہا۔ شیخ چلی کے ذہن میں خزانے کا سن کر آندھیاں سی چلنا شروع ہو گئی تھیں۔ جس طرح نوجوان خزانہ کہتے کہتے خاموش ہو گیا تھا اس کے انداز سے شیخ چلی کو شک ہو رہا تھا کہ اس بھاری تھیلے میں ضرور کوئی خزانہ موجود ہے۔ وہ سوچتا ہوا پلٹا اور پھر اس نے تھیلا اپنے گدھے کی کمر پر رکھ کر اسے ایک رسی کی مدد سے مضبوطی سے باندھ دیا۔ وہ تینوں اس کے قریب آ گئے۔

''ہمیں چاہ پیپلی والا جانا ہے۔ کیا تم گاؤں کے راستے سے واقف ہو''۔ بوڑھے نے شیخ چلی سے پوچھا۔

''ہاں ہاں جانتا ہوں''۔ شیخ چلی نے کہا۔

''شاباش۔ تو پھر چلو''۔ بوڑھے نے کہا۔ شیخ چلی نے اپنے گدھے کی گردن تھپتھپائی اور پھر اسے جنگل کے اس حصے کی طرف موڑ لیا جو گاؤں پیپلی والا کی طرف جاتا تھا۔ وہ آگے بڑھا تو تینوں دیہاتی اس کے پیچھے پیچھے چلنا شروع ہو گئے۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

"ممو۔ اس تھیلے میں بہت بڑا خزانہ ہے۔ اگر یہ خزانہ ہمیں مل جائے تو ہم مالا مال ہو سکتے ہیں۔ میں اپنا محل بھی بنا سکتا ہوں اور دنیا کے کسی ملک کی خوبصورت اور امیر شہزادی سے شادی بھی کر سکتا ہوں۔ اگر ایسا ہوا تو میں تمہاری بھی کسی شاہی گدھی سے شادی کرا دوں گا"۔ شیخ چلی نے گدھے کے ساتھ چلتے ہوئے اس کے کان میں کہا تو گدھے نے یوں سر ہلا دیا جیسے وہ شیخ چلی کی بات سمجھ رہا ہو۔

"تم ایسا کرو کہ اس خزانے کو لے کر بھاگ جاؤ اور جنگل کے دوسری طرف سے جا کر نہر والے حصے کی طرف پہنچ جاؤ۔ میں ان تینوں کو چکمہ دے کر آتا ہوں پھر ہم ان کا خزانہ لے کر یہاں سے نکل جائیں گے اور یہ ہمیں جنگل میں ہی تلاش کرتے رہ جائیں گے"۔ شیخ چلی نے کہا تو گدھے نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔ شیخ چلی نے اس کی گردن پر پیار سے ہاتھ پھیرا تو گدھا زور زور سے رینکنے لگا۔

"میں پیشاب کرنے کے بہانے انہیں روکتا ہوں۔ تم فوراً یہاں سے بھاگ جانا"۔ شیخ چلی نے کہا اور

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

پھر وہ رک گیا۔

"کیا بات ہے۔ تم رک کیوں گئے ہو"۔ نوجوان نے تیز تیز چلتے ہوئے اس کے نزدیک آ کر کہا۔

"وہ۔ مجھے پیشاب آ رہا ہے۔ تم یہاں رکو میں جھاڑیوں میں جا کر پیشاب کر کے ابھی آتا ہوں"۔ شیخ چلی نے کہا تو نوجوان اسے گھور کر رہ گیا۔

"جاؤ اور جلدی آنا"۔ نوجوان نے کہا تو شیخ چلی تیز تیز چلتا ہوا سامنے موجود گھنی جھاڑیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ابھی وہ جھاڑیوں میں پہنچا ہی تھا کہ اسے ان تینوں دیہاتیوں کی چیختی ہوئی آوازیں سنائی دیں۔

"ارے ارے۔ پکڑو۔ گدھا ہمارا خزانہ لے کر بھاگ رہا ہے۔ پکڑو پکڑو"۔ یہ آوازیں سن کر شیخ چلی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ وہ سمجھ گیا کہ نکو تھیلا لے کر وہاں سے بھاگ نکلا ہے۔ شیخ چلی فوراً مڑا اور اس نے بھی تیزی سے درختوں کی طرف بھاگنا شروع کر دیا۔ اسے دور سے ان تینوں افراد کے بھاگنے اور چیخنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھی۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

شیخ چلی تیزی سے بھاگتا ہوا اور مختلف راستوں سے ہوتا ہوا نہر کے اس حصے پر پہنچ گیا جہاں جنگل گھنا تھا اور ہر طرف جھاڑیاں ہی جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ شیخ چلی ابھی وہاں آ کر رکا ہی تھا کہ اسی لمحے مگو بھاگتا ہوا وہاں آ گیا۔ مگو کو دیکھ کر شیخ چلی خوش ہو گیا۔ تھیلا بدستور اس کی کمر پر لدا ہوا تھا۔

''تم آ گئے۔ واہ واہ۔ ہم امیر ہو گئے ہیں مگو۔ بہت امیر۔ ہمارے ہاتھ ایک بہت بڑا خزانہ لگا ہے۔ اتنا بڑا خزانہ جس سے ہم اپنے سارے گاؤں کو خرید سکتے ہیں۔ آؤ۔ جلدی آؤ۔ ہمیں جلد سے جلد یہاں سے نکلنا ہے ایسا نہ ہو کہ خزانے کے مالک یہاں آ جائیں اور وہ ہم سے اپنا خزانہ واپس لے لیں''۔ شیخ چلی نے مگو سے کہا اور پھر اس نے گدھے کا کان پکڑا اور اسے نہر کے کنارے کنارے لے کر آگے بڑھتا چلا گیا۔ آگے ایک پل تھا۔ پل کے دوسری طرف آتے ہی شیخ چلی مگو کو لے کر درختوں کے جھنڈ میں آ گیا۔

''ہاں۔ یہ جگہ ٹھیک ہے۔ اب وہ تینوں دیہاتی

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

ہمیں تلاش نہیں کر سکیں گے"۔ شیخ چلی نے کہا اور اس نے آگے بڑھ کر گدھے پر لدے تھیلے کی رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔ رسیاں کھول کر اس نے تھیلا گدھے سے اٹھا کر نیچے رکھا اور پھر اسے زمین پر گھسیٹتا ہوا ایک بڑے درخت کے پاس آ گیا۔ وزنی تھیلا اور تھیلے میں موجود خزانے کا خیال کر کے شیخ چلی کی باچھیں پھیلی ہوئی تھیں۔ اس نے تھیلا سامنے رکھا اور پھر درخت کے تنے سے ٹیک لگا کر ٹکر ٹکر اس تھیلے کو دیکھنے لگا۔ گو بھی اس کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔

"واہ واہ۔ لگتا ہے۔ آج تو میری قسمت ہی جاگ گئی ہے۔ میں گھر سے اپنے کھوئے ہوئے دس سکے تلاش کرنے کے لئے نکلا تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے دس سکوں کے بدلے اتنا بڑا خزانہ انعام میں دے دیا ہے۔ واہ واہ"۔ شیخ چلی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے تھیلا اپنی طرف کھینچا اور اس کے منہ پر بندھی ہوئی رسی کھولنے لگا۔ وہ ایک نظر خزانے کو دیکھنا چاہتا تھا۔ اس نے رسی کھول کر جیسے ہی تھیلے میں ہاتھ ڈال کر خزانہ نکالنا چاہا یہ دیکھ کر اس کا منہ

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

بن گیا کہ تھیلے میں خزانے کی بجائے آلو بھرے ہوئے تھے۔

"ہونہہ۔ ہو سکتا ہے کہ دیہاتیوں نے آلوؤں کے نیچے خزانہ چھپایا ہوا ہو"۔ شیخ چلی نے کہا اور پھر وہ تھیلے سے آلو نکال نکال کر ایک طرف رکھنے لگا۔ آلو کافی بڑے بڑے تھے اور ان پر مٹی لگی ہوئی تھی جیسے دیہاتی آلوؤں کو زمین سے نکال کر اسی طرح تھیلے میں بھر لائے ہوں۔

تھیلے میں آلو ہی آلو بھرے ہوئے تھے۔ شیخ چلی نے سارے آلو نکال لئے لیکن اسے خزانے کی شکل دکھائی نہ دی تو وہ مایوس ہو گیا۔

"ہونہہ۔ احمق دیہاتی۔ آلوؤں کو وہ خزانہ کہہ رہے تھے۔ میں نے بھی ان احمق دیہاتیوں کی باتوں پر یقین کر کے دوڑنا شروع کر دیا تھا۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ آلوؤں کو اپنا خزانہ کہہ رہے ہیں"۔ شیخ چلی نے زمین پر بکھرے ہوئے آلو دیکھ کر برے برے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ کافی دیر تک غصے اور پریشانی سے آلوؤں کو دیکھتا رہا پھر اس نے آلو اٹھا اٹھا کر

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

واپس تھیلے میں ڈالنا شروع کر دیئے۔ اس نے چند گلے ہوئے آلو نکال کر ایک طرف پھینک دیئے۔

"ہونہہ۔ کچھ بھی ہو۔ یہ میری محنت کی کمائی ہے۔ میں یہ آلو ان دیہاتیوں کو واپس نہیں کروں گا۔ میں سارے آلو شہر لے جا کر بیچ دوں گا۔ ان آلوؤں کو بیچ کر مجھے دس پندرہ سکے تو مل ہی جائیں گے۔ ان میں سے دس سکے میں اپنی اماں کو دے دوں گا اور اس سے کہہ دوں گا کہ مجھ سے اس کے جو دس سکے کھوئے تھے وہ مل گئے ہیں۔ باقی سکے میں اپنے پاس رکھ لوں گا"۔ شیخ چلی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آلوؤں سے بھرا تھیلا ایک بار پھر گدھے پر لادا اور اسے لئے ہوئے شہر کی جانب روانہ ہو گیا۔

سبزی منڈی میں جا کر اس نے آلو تھیلے سے نکالے اور انہیں زمین پر سجا کر بیٹھ گیا۔ کچھ ہی دیر میں گاہک اس کے پاس آنا شروع ہو گئے اور شیخ چلی نے آلو بیچنے شروع کر دیئے۔ شیخ چلی کو یہ دیکھ کر بے حد خوشی ہو رہی تھی کہ اس کے موٹے موٹے اور بڑے بڑے آلو اچھے داموں بک رہے تھے۔ کچھ ہی

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

دیر میں اس کے سارے آلو بک گئے۔ شیخ چلی نے ان آلوؤں کو بیچ کر بیس سکے کمائے تھے۔

بیس سکے دیکھ کر شیخ چلی خوشی سے پاگل ہوتا جا رہا تھا۔ اس نے اپنی بوڑھی ماں کے دس سکے گنوائے تھے اور اب اس کے پاس بیس سکے آ گئے تھے جن میں سے وہ دس سکے اپنی بوڑھی ماں کو دے سکتا تھا اور دس اپنے پاس رکھ سکتا تھا۔

شیخ چلی نے سکے اپنی جیب میں ڈالے اور پھر وہ خوشی خوشی واپس اپنے گھر کی جانب ہو لیا۔ وہ اسی راستے سے واپس گاؤں جا رہا تھا جس راستے سے وہ شہر آیا تھا۔ جنگل سے گزرتے ہوئے اسے خیال بھی نہیں آیا تھا کہ وہ دیہاتی وہیں اس کا انتظار کر رہے ہوں گے جن کا آلوؤں سے بھرا تھیلا لے کر وہ بھاگا تھا۔ جیسے ہی شیخ چلی گدھے کے ساتھ جنگل میں آیا اسی لمحے وہ تینوں دیہاتی اس کے سامنے آ گئے۔ وہ تینوں بے حد غصے میں دکھائی دے رہے تھے۔ ان تینوں کو دیکھ کر شیخ چلی گھبرا گیا۔

”وہ۔ وہ میں اپنے گدھے کو پکڑ کر لے آیا ہوں۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

یہ آپ کے آلو لے کر بھاگ گیا تھا۔ اس نے سارے آلو راستے میں گرا دیئے تھے اور اور"۔ شیخ چلی نے انہیں دیکھ کر مسمسی سی صورت بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ بتاؤ ہمارا تھیلا کہاں ہے"۔ نوجوان نے شیخ چلی کے سینے سے نیزہ لگاتے ہوئے کہا۔

"وہ نہیں ہے۔ جنگل میں کہیں گر گیا ہے"۔ شیخ چلی نے ڈرتے ہوئے کہا۔

"اس کی تلاشی لو۔ سونے کے سکے اسی کے پاس ہوں گے"۔ بوڑھے نے کہا تو نوجوان نے شیخ چلی کو دھکا دے کر نیچے زمین پر گرا دیا۔ اچانک دھکا کھا کر گرنے کی وجہ سے شیخ چلی کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے نوجوان اس کی کمر پر سوار ہو گیا اور پھر وہ شیخ چلی کے لباس کی تلاشی لینے لگا۔ اس نے شیخ چلی کی جیب سے وہ بیس سکے نکال لئے جو شیخ چلی نے آلو بیچ کر حاصل کیے تھے۔

"اس کے پاس تو صرف بیس عام سکے ہیں سونے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

کے سکے نہیں ہیں"۔ نوجوان نے بوڑھے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ تینوں بے حد پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ نوجوان نے شیخ چلی کے بیس سکے اس کی جیب میں ہی چھوڑ دیئے تھے۔

"سیدھا کرو اسے اور میرے سامنے کرو"۔ بوڑھے نے کہا تو نوجوان نے شیخ چلی کو اس کی گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اوپر اٹھا لیا اور اس کا منہ بوڑھے کی جانب کر دیا۔ بوڑھا آگے بڑھا اور اس نے نیزے کی نوک شیخ چلی کے سینے سے لگا دی۔

"دیکھو نوجوان۔ ہمیں سچ سچ بتا دو ہمارا خزانے کا تھیلا کہاں ہے ورنہ میں تمہیں ہلاک کر دوں گا"۔ بوڑھے نے اس کی جانب غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں پتہ۔ میں نہیں جانتا"۔ شیخ چلی نے کہا تو بوڑھے نے نیزے کی نوک اس کے سینے میں اس زور سے چبھوئی کہ شیخ چلی کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

"بتاؤ۔ ورنہ سارا نیزہ تمہارے سینے میں اتر جائے گا"۔ بوڑھے نے کہا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

"بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں۔ نیزہ ہٹاؤ"۔ شیخ چلی نے چیختے ہوئے کہا تو بوڑھے نے نیزہ اس کے سینے سے قدرے پیچھے کر لیا۔

"جلدی بتاؤ۔ کہاں ہے ہمارا خزانہ"۔ ادھیڑ عمر نے شیخ چلی سے مخاطب ہو کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تھیلے میں خزانہ نہیں تھا اس میں تو آلو تھے جو میں نے شہر لے جا کر بیچ دیئے ہیں"۔ شیخ چلی نے روتے ہوئے کہا تو وہ تینوں بری طرح سے اچھل پڑے۔

"کیا کہا۔ تم نے ہمارا خزانہ بیچ دیا ہے"۔ بوڑھے نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں تھیلے میں بھرے ہوئے آلو شہر کی سبزی منڈی میں لے گیا تھا اور میں نے وہاں سارے آلو بیچ دیئے ہیں۔ یہ بیس سکے انہی آلوؤں کے ہیں۔ اگر یہ آلو تم گاؤں میں لے جا کر بیچتے تو تمہیں مشکل سے ان کے پانچ سکے ہی ملنے تھے لیکن میں نے شہر لے جا کر بیس سکے کمائے ہیں۔ ایسا کرو کہ ان میں سے دس سکے تم رکھ لو۔ دس میں رکھ لیتا ہوں"۔ شیخ

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com
WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

چلی نے کہا تو ان تینوں نے بے اختیار اپنے سر پکڑ لئے۔ ان کے رنگ ہلدی کی طرح زرد ہو گئے تھے۔ وہ شیخ چلی کی جانب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے جیسے شیخ چلی کے سر پر سینگ اگ آئے ہوں۔

''یہ تم نے کیا احمق۔ تم نے آلو سمجھ کر ہمارا سارا خزانہ بیچ دیا اور وہ بھی بیس سکوں میں''۔ بوڑھے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''وہ آلو تھے جو سبزیوں کے ساتھ ملا کر پکائے جاتے ہیں۔ تم انہیں خزانہ کیوں کہہ رہے ہو اگر تم آلوؤں کو اپنا خزانہ سمجھتے ہو تو چلو میرے ساتھ گاؤں چلو میں تمہیں دس سکوں میں اس سے بھی بڑا خزانہ خرید کر دے دوں گا''۔ شیخ چلی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''احمق انسان۔ وہ صرف آلو نہیں تھے۔ ہم نے آلو میں سوراخ کر کے ان کے اندر سونے کے سکوں کا خزانہ چھپا رکھا تھا۔ اس کے بعد ہم نے آلوؤں پر مٹی لگا دی تھی تاکہ کسی کو آلوؤں میں چھپے ہوئے سونے کے سکے نظر نہ آ سکیں۔ ہم اپنی جائیداد بیچ کر

itsurdu.blogspot.com

چاہ ٹاپلی والا جا رہے تھے اور ہم نے اپنا خزانہ اس لئے آلوؤں میں چھپایا تھا تاکہ راستے میں ڈاکو ہمیں لوٹ نہ سکیں اور تم نے ہمارا سارا خزانہ آلوؤں کے بھاؤ بیچ دیا ہے۔ یا خدا یہ سب کیا ہو گیا۔ اب ہم کیا کریں گے''۔ بوڑھے نے روتے ہوئے کہا اور یہ سن کر شیخ چلی کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں کہ اس نے جو آلو منڈی میں لے جا کر بیچے تھے ان میں سونے کے سکے بھرے ہوئے تھے۔

''کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ ان آلوؤں میں تم نے سونے کے سکے چھپا رکھے تھے''۔ شیخ چلی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تم نے ہمیں برباد کر دیا۔ ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا۔ ہم تباہ ہو گئے برباد ہو گئے''۔ بوڑھے اور ادھیڑ عمر نے بے اختیار رونا شروع کر دیا جبکہ نوجوان شیخ چلی کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔

''ہم اس احمق کی وجہ سے تباہ ہوئے ہیں۔ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ میں اسے ہلاک کر دوں گا''۔ نوجوان نے کہا۔ اس نے نیزہ سیدھا کیا اور شیخ

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

چلی کے سینے میں مارنے ہی لگا تھا کہ اسی لمحے ممو نے جو اس کے دائیں طرف کھڑا تھا زور سے دولتی مار دی۔ نوجوان اچھل کر ادھیڑ عمر اور ادھیڑ عمر بوڑھے سے ٹکرایا اور وہ تینوں ایک دوسرے سے الجھ کر گرتے چلے گئے۔

"بھاگو ممو۔ جلدی بھاگو۔ نہیں تو یہ ہمیں جان سے مار دیں گے"۔ ان تینوں کو گرتے دیکھ کر شیخ چلی نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک طرف دوڑ لگا دی۔ اسے بھاگتے دیکھ کر ممو بھی اس کے پیچھے لپکا۔ وہ تینوں اٹھے اور نیزے لئے اس کے پیچھے بھاگنے لگے۔ انہوں نے بھاگتے ہوئے شیخ چلی پر نیزے پھینکنا شروع کر دیئے۔ نیزے شیخ چلی کے دائیں بائیں گرے اور شیخ چلی ان نیزوں سے بچنے کے لئے مینڈکوں کی طرح اچھلتا ہوا بھاگنے لگا۔ وہ تینوں اسے اور ممو کو پکڑنے کے لئے تیزی سے بھاگ رہے تھے لیکن ان کے مقابلے میں شیخ چلی اور ممو کی رفتار بے حد تیز تھی۔ وہ دونوں جنگل کے درختوں کے گرد گھومتے ہوئے دیہاتیوں کی پہنچ سے دور نکل گئے۔

itsurdu.blogspot.com
WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

itsurdu.blogspot.com

شیخ چلی سارا دن جنگل میں چھپا رہا جب اسے یقین ہو گیا کہ اب دیہاتی اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گئے ہوں گے تو وہ جنگل سے نکل کر اپنے گھر کی طرف ہو لیا۔ جب وہ گھر پہنچا تو اس کی بوڑھی ماں صحن میں چارپائی ڈالے اداس اور غمگین انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ رو رہی تھی۔ شیخ چلی نے گدھا لا کر دیوار کے ساتھ کھونٹے پر باندھا اور پھر سینہ تان کر چلتا ہوا اپنی ماں کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔

''ارے اماں تم رو رہی ہو۔ تمہیں شاید اس بات کا دکھ ہے کہ میں نے صبح تمہارے دیئے ہوئے دس سکے گم کر دیئے تھے۔ رونا بند کرو اور یہ لو اپنے سکے۔ پورے دس ہیں گن لو''۔ شیخ چلی نے جیب سے دس سکے نکال کر اپنی بوڑھی ماں کی گود میں رکھتے ہوئے کہا۔

''مجھے ان سکوں کا غم نہیں ہے بیٹا۔ میں تو ایک احمق کی وجہ سے رو رہی ہوں''۔ شیخ چلی کی بوڑھی ماں نے کہا۔

''احمق۔ کون احمق''۔ شیخ چلی نے چونک کر پوچھا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

"ایک گاؤں سے تمہارا پھوپھا۔ اس کا بیٹا اور پوتا ہمارے گاؤں آ رہے تھے۔ وہ اپنا سب کچھ بیچ کر سونے کے سکے آلوؤں میں چھپا کر یہاں لا رہے تھے تاکہ وہ اس گاؤں میں اپنا نیا گھر اور نیا کاروبار کر سکیں۔ ایک جنگل سے گزرتے ہوئے ان کا خچر مر گیا جس پر انہوں نے سونے کے سکوں سے بھرے آلوؤں کا تھیلا لاد رکھا تھا۔ انہیں وہاں ایک نوجوان ملا جو گدھے پر سوار تھا۔ تمہارے پھوپھا نے اس سے کہا کہ اگر وہ ان کا تھیلا گدھے پر لاد کر گاؤں لے جائے تو وہ اس کی اجرت دے گا۔ اس احمق نے تھیلا گدھے پر لاد لیا اور پھر وہ تھیلا لے کر بھاگ گیا اور اس نے تھیلے میں موجود آلو شہر کی سبزی منڈی میں لے جا کر بیچ دیئے وہ بھی بیس سکوں میں"۔ شیخ چلی کی بوڑھی ماں نے روتے ہوئے کہا تو شیخ چلی کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور شیخ چلی نے کمرے سے تین افراد کو باہر نکلتے دیکھا۔ انہیں دیکھتے ہی شیخ چلی کا رنگ زرد ہو گیا۔ کیونکہ یہ وہی تین دیہاتی تھے جن کا شیخ چلی آلوؤں

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com
WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

سے بھرا تھیلا لے کر بھاگ نکلا تھا۔ ان تینوں نے جو شیخ چلی کو دیکھا تو وہ اچھل پڑے اور بھاگ کر آئے اور انہوں نے شیخ چلی کو پکڑ لیا۔

''یہی ہے۔ یہی ہے وہ احمق جس نے ہمارا خزانہ شہر لے جا کر بیچا ہے''۔ نوجوان نے چیختے ہوئے کہا اور شیخ چلی کی بوڑھی ماں اچھل پڑی۔ بوڑھے نے جب شیخ چلی کی بوڑھی ماں کو شیخ چلی کی حماقت کے بارے میں بتایا تو شیخ چلی کی بوڑھی ماں کا غصے سے برا حال ہو گیا۔ بس پھر کیا تھا۔ اکیلا شیخ چلی تھا۔ اس کے سامنے اس کا پھوپھا، اس کا بیٹا، اس کا پوتا تھا اور شیخ چلی کی ماں تھی ان چاروں نے شیخ چلی کو پکڑا اور پھر سارا گھر شیخ چلی کی تیز چیخوں سے گونجنا شروع ہو گیا۔ ان چاروں نے مار مار کر شیخ چلی کا بھرکس نکال دیا تھا جس نے احمقوں کی طرح آلو شہر لے جا کر بیچ دیئے تھے اور اپنے رشتہ داروں کو سونے کے سکوں کے خزانے سے محروم کر دیا تھا۔ شیخ چلی کی قسمت میں اس کی شامت ہی لکھی رہتی تھی جو ہر حال میں آ کر ہی رہتی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

مار کھانے کے بعد شیخ چلی زمین پر پڑا ہائے ہائے بھی کر رہا تھا اور یہ بھی سوچ رہا تھا کہ درختوں کے جھنڈ میں وہ خزانہ سمجھ کر تھیلے سے آلو نکال رہا تھا تو اس نے چند گلے سڑے آلو نکال کر وہیں پھینک دیئے تھے۔ وہ گلے سڑے آلو اب بھی اس کی قسمت بدل سکتے تھے جن میں سونے کے سکے موجود تھے۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ صبح ہوتے ہی وہاں جائے گا اور خاموشی سے ان گلے سڑے آلوؤں سے سکے نکال کر لے آئے گا جو واقعی اس کی قسمت بدل سکتے تھے۔

ختم شد

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

بچوں کے لئے انتہائی دلچسپ کہانیاں

- ٹارزن اور شتونو شکاری
- عمرو اور پاتال کا جن
- ناگن رانی
- عمرو کی عیاریاں
- ٹارزن اور جادوئی جزیرہ
- عمرو اور زندہ مجسمے
- عمرو اور گلاب پری
- ٹارزن اور خطرناک بن مانس
- ناشتونا دیو
- عمرو اور نقلی شہزادہ
- عمرو بھوت نگری میں
- عمرو اور شیطانی جن
- ظالم جن
- ٹارزن اور آدم خور وحشی
- عمرو اور نیلا پھول
- پراسرار محل کی شہزادی
- عمرو اور زناٹا جن
- ٹارزن اور سردار زمبوگا
- عمرو اور عیار جن
- سیاہ جادوگر
- عمرو اور خزانہ خور جادوگر
- طلسماتی دُنیا
- عمرو اور سُنہری محل
- ٹارزن اور سُرخ جنگل
- خطرناک عمرو عیار

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

بچوں کے لئے دلچسپ اور خوبصورت کہانیاں

وقار عظیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام
WAQAR AZEEM pakistanipoint.com
itsurdu.blogspot.com